REGD. NO L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — لاہور

فون نمبر ۲۹۷۹ — قیمت

منگلوار ۱۳ ذوالحجہ ۱۳۶۹ھ

جلد ۴/۳۸ | ۲۶ تبوک ۱۳۲۹ ہش / ۲۶ ستمبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرو تاکہ جب خدا کی تقدیر ظاہر ہو تو وہ تمہارے حق میں فیصلہ کرے

دنیا کے حالات بتارہے ہیں کہ اسلام کی فتح و نصرت کا وقت قریب آرہا ہے!

عید الاضحیہ کی تقریب سعید پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

لاہور ۲۵ ستمبر۔ سیدنا [illegible] امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پرسوں تعلیم الاسلام کالج میں عید الضحیہ کی نماز پڑھانے کے بعد خطبہ ارشاد کرتے ہوئے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی۔ کہ وہ اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرکے اپنے آپ کو اس قابل بنائیں کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ کہ وہ آلِ ابراہیم کو دنیا کے کناروں تک پھیلا دے گا۔ اس زمانے میں خود ان کے ذریعہ ہی پورا ہو۔ حضور نے فرمایا۔ اس میں شک نہیں کہ جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے اسی مقصد کے لئے قائم کیا ہے اور خدائی منشاء کے تحت یہ مقصد پورا ہو کر رہے گا۔ لیکن ہم میں سے ہر ایک کو یہ فکر کرنی چاہئیے کہ آنے والے انقلاب میں اس کا اپنا کیا حصہ ہوگا۔ یہ کہہ کر خوشیاں منانا۔ کہ آئندہ زمانے میں خدا خود یہ انقلاب برپا کرے گا۔ اور دنیا کے کناروں تک آلِ ابراہیم کو پھیلانے کی توفیق ہماری آئندہ نسلوں کو ملے گی۔ انتہا درجے کی نادانی ہے۔ آنے والی نسلوں کی متوقع کامیابیوں پر آج خوشی منانا ہمیں فی نفسہٖ کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ ان کی کامیابیاں ان کے لئے فخر کا موجب ہو سکتی ہیں ہمارے لئے عزت کا باعث نہیں بن سکتیں۔ ہمیں تو اس وقت ہی خوش ہونے اور فخر سے سر اونچا کرنے کا موقع مل سکتا ہے۔ کہ ہم خود اپنی زندگی اس انقلاب عظیم کی خاطر وقف کر دیں۔ اور اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ جب خدا نے ہمیں منتخب ہی اس اہم کام کے لئے کیا ہے۔ تو ہمیں اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اسے خوش اسلوبی سے سنبھالنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ اگر ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں۔ اور اپنے اس اہم فرض کو ادا نہ کریں۔ تو پھر ہم آلِ ابراہیم کو دنیا کے کناروں تک پھیلانے کا موجب ہونے کی بجائے اسے ایک خاص دائرے میں محدود کرنے والے ثابت ہوں گے۔ ہم میں سے ہر ایک شخص کو جو آج کے دن اپنے آپ کو صحیح معنوں میں خوشی منانے کا حقدار بنانا چاہتا ہے چاہئیے کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھے اور ان کے شایان شان قربانیاں پیش کرے۔ کیونکہ عید الاضحیہ کا مقصد ہی ہم کو یہ خدائی وعدہ یاد دلا کر اسے پورا کرنے کے سامان بہم پہنچانے کیلئے ہمیں تیار کرنا ہے۔ یہ کس قدر افسوس کا مقام ہوگا کہ ہم دیکھیں کہ آج خدا تعالیٰ کی رضا ہمارے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ لیکن ہماری اپنی سستی اور کوتاہی کی وجہ سے آلِ ابراہیم دنیا کے کناروں تک پھیلنے کی بجائے سمٹ کر محدود ہو جائے۔ چاہئیے کہ ہم وہ عملی دلیل کے ساتھ اپنے اس دعوے کو سچا ثابت کر دکھائیں۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

رتن باغ لاہور ۲۵ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کل سے پاؤں میں ہلکی ہلکی درد شروع ہے۔ کھانسی کی کیفیت ابھی ویسی ہی ہے کوئی افاقہ نہیں ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں فرمائیں۔

رتن باغ لاہور ۲۵ ستمبر۔ حضرت اماں جان اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت آج اچھی ہے الحمد للہ

رتن باغ لاہور ۲۵ ستمبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان کو آج دل میں گھبراہٹ اور بہت کمزوری محسوس ہو رہی ہے احباب موصوف کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

دو واقفِ زندگی ریسرچ سکالرز کی کامیاب مراجعت

لاہور ۲۵ ستمبر۔ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر مکرم ڈاکٹر چودھری عبد الاحد صاحب پی ایچ ڈی (واقف زندگی) اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم میاں محمد عبد اللہ صاحب اور مکرم ناصر محمد صاحب سیال ریسرچ سکالرز فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ) امریکہ اور انگلینڈ سے تکمیل تعلیم کے بعد واپس پاکستان تشریف لا رہے ہیں۔ ہر دو سکالر ۲۱ جولائی کو فرانس سے بذریعہ کار روانہ ہوئے تھے اور اب طہران سے زاہدان کے راستے ۲۸ ستمبر کو پاکستان میں داخل ہوں گے۔ اور کوئٹہ ہوتے ہوئے یکم اکتوبر تک لاہور پہنچ جائیں گے انشاء اللہ العزیز یاد رہے کہ ہر دو مجاہد اگست ۱۹۴۶ء میں تعلیم کے لئے قادیان سے امریکہ گئے تھے۔ احباب اپنے مجاہد بھائیوں کے بخیریت پہنچنے کے متعلق دعا فرمائیں۔

دنیائے احمدیت میں عید

لنڈن۔ ۲۵ ستمبر۔ لنڈن مسجد میں امام چودھری ظہور احمد باجوہ نے خطبہ عید الاضحیہ میں اس تاریخی قربانی کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ آج کے مسلمانوں کو بھی اسی پختگی ایمان اور ایثار کی ضرورت ہے۔ دنیا کے امراض کا صرف اسی سے ازالہ ممکن ہے (دستانا)

واشنگٹن۔ ۲۵ ستمبر۔ امریکی احمدیہ مشن کے انچارج مکرم چودھری خلیل احمد ناصر نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ عید الاضحیہ کی تقریب خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت بابرکت طریق سے انجام پاگئی۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قربانی کی اہمیت سمجھا کر حاضرین کو اسی قربانی اور ایثار کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی گئی۔ اور یہ تقریب مخصوص دعاؤں اور قربانیوں پر ختم ہوگئی۔ عید کے دن واشنگٹن مسجد میں ایک نوجوان نے احمدیت میں شمولیت کا اعلان کیا۔ (برقیہ)

زیورچ۔ ۲۵ ستمبر۔ سوئٹزرلینڈ احمدیہ مشن کے انچارج مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ یہاں کے احمدی بھائیوں نے بھی اس تقریب سعید کو اپنی روایتی شان کے ساتھ منایا اور یہ بابرکت تقریب اسلامی دعاؤں ہی میں شروع اور ختم ہوئی۔ (برقیہ)

آزاد کشمیر میں بغاوت نہیں ہوئی!

یہ پراپیگنڈہ شرانگیز ہے

کراچی ۲۵ ستمبر۔ آج نتھیا گلی اور راولپنڈی کے ۱۲ دن کے دورے کے بعد ماری پور کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے آپ نے بتایا کہ ہندوستانی اخبارات کا یہ پراپیگنڈہ نہایت شرانگیز ہے کہ آزاد کشمیر میں بغاوت ہوگئی ہے۔ آپ نے [illegible] پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا اور بتایا کہ سیلاب نے پنجاب میں بہت نقصان کیا ہے۔

آپ نے یہ بھی بتایا کہ ابھی میرے انڈونیشیا جانے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔

جنگِ کوریا کے جنوبی محاذ پر کمیونسٹوں کی سرگرمیاں کالعدم کر دی گئیں سیئول میں میونسپل کمیٹی کے قریب لڑائی!

کوریا کا محاذ جنگ ۲۵ ستمبر۔ کوریا کے جنگ کے متعلق تازہ ترین خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ جنوبی محاذ پر کمیونسٹوں کی سرگرمیاں کالعدم کر دی گئی ہیں۔ جنوبی اور شمالی کوریا والوں کے ہزاروں سپاہی اتحادی فوجوں کے نرغے میں آگئے ہیں۔ شمالی محاذ کی فوجیں جنوبی محاذ کی فوجوں کی طرف بڑھ رہی ہیں اور آج سے دس دن پہلے جو ایک سو چالیس میل کا فاصلہ تھا وہ اب صرف ۶۵ میل رہ گیا ہے۔ امریکی فوجیں سیئول کے شہر کے وسط میں پہنچ گئی ہیں اور میونسپل کمیٹی کے دفاتر کے قریب دست بدست لڑائی شروع ہے۔ سان [illegible] سے ۳۰ میل دور امریکی فوجوں نے سڑکوں اور ریلوں کے ایک اہم مرکز پر قبضہ کر لیا۔ دوسری طرف جنوبی کوریا کی فوجوں نے [illegible] اور یانگ [illegible] کے اہم مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔

جنوب مشرقی ایشیا کے مسائل پر غور و خوض

لنڈن ۲۵ ستمبر۔ آج [illegible] میں برطانوی اقتصادی امور کے وزیر کی صدارت میں جنوب مشرقی ایشیا کے مسائل پر غور کرنے کے لئے دولت مشترکہ کے ممبر ملکوں کی کانفرنس شروع ہوگئی۔ صدر نے اپنی تقریر میں کہا کہ جنوب اور جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک عرصہ سے افلاس کا شکار ہیں اور ان کا علاج صرف اقتصادی ترقی اور سرمایہ لگانے [illegible] کی فراہمی (جمل دنقل) [illegible] کی آسانیوں نے کارخانوں کے قیام اور بہتر و جدید آلات زراعت سے میسر آسکتی ہے۔ اس کانفرنس میں پاکستانی وفد کی رہنمائی وزیر خزانہ کر رہے ہیں۔ یہ کانفرنس دس روز تک جاری رہے گی۔

اقتصادی ترقی کا چھ سالہ منصوبہ

کراچی ۲۵ ستمبر۔ پاکستان نے اقتصادی ترقی کا جو چھ سالہ منصوبہ تیار کیا ہے اس پر ۲ ارب ۶۰ کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ یہ روپیہ زیادہ تر عمارتیں بجلی اور [illegible] صنعتی معاشی ترقی کی سکیموں پر خرچ ہوگا۔ ان منصوبوں سے پاکستان کی ۸۰ فیصدی آبادی کا معیار زندگی بلند ہو جائیگا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ۔ چنیوٹ احمد نگر کے سب دوست بخیریت ہیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رتن باغ لاہور

مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ جماعت احمدیہ ربوہ سرگودہا سے تار کے ذریعہ اطلاع بھجواتے ہیں کہ:

"سیلاب کے پانی نے چاروں طرف سے ربوہ کو گھیر لیا تھا (گو خود ربوہ پانی سے محفوظ رہا) مگر کل سے پانی کم ہو رہا ہے۔ چنیوٹ اور احمد نگر کی سڑک اب بھی غرقاب ہے۔ مگر پیدل آدمی رستہ عبور کر سکتا ہے۔ چنیوٹ۔ ربوہ، لالیاں کی ریلوے لائن بعض جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ مگر ربوہ۔ احمد نگر۔ چنیوٹ کے سب دوست خیریت سے ہیں۔ (ناظر اعلیٰ ۲۴/۹/۵۰)

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

تعلیم الاسلام کالج لاہور ۲ اکتوبر کو کھلے گا

سیلاب اور ذرائع آمد و رفت کے مسدود ہو جانے کی وجہ سے تعلیم الاسلام کالج بجائے ۳۰ ستمبر کے ۲ اکتوبر ۱۹۵۰ء بروز سوموار ۹ بجے صبح کھلے گا۔ داخلہ بھی اسی روز سے شروع ہو گا۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

درخواستہائے دعاء

(۱) میرے بہنوئی بابو محمد حسین صاحب عرصہ چار ماہ سے بعارضہ بواسیر بیمار ہیں۔ صحت کاملہ کیلئے احباب دعا فرمائیں۔ عبد العزیز (۲) خاکسار کی صحت تقریباً دو اڑھائی ماہ سے مختلف قسم کے دردوں اور پھوڑوں اور بخار وغیرہ سے خراب ہے نیز میرا چھوٹا بچہ بعمر ۸ ماہ بھی بڑی دیر سے بعارضہ بخار بیمار ہے احباب میری اور اس کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد صدیق امرتسری سلطان پورہ ۴۲ میکلوڈ روڈ لاہور (۳) خاکسار کے گھر اللہ تعالیٰ نے ایک لڑکی عطا فرمائی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب کی خدمت میں دعا کیلئے درخواست ہے۔ احمد حسین الیکٹریشن کینال بھیکم (۴) میں امسال ماہ اکتوبر میں انڈسٹریل ٹیچرز ٹریننگ کلاس کا امتحان دینے والی ہوں احباب نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں بلقیس سعید احمدی (۵) میرا اکلوتا بھائی مبشر احمد ڈاڈر سینیٹوریم میں زیر علاج ہے اب اس کی حالت تسلی بخش ہے جماعت کے تمام بزرگوں سے التماس ہے کہ اس کی صحت اور درازی عمر کیلئے دعا فرمائیں۔ امۃ الاسلام دختر صوبیدار میجر محمد سعید (۶) خاکسار کی اہلیہ بعارضہ ضعف قلب بیمار ہے۔ احباب شفا کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد ابراہیم احمدی از منٹگمری (۷) میری آنکھوں کو آجکل تکلیف ہو رہی ہے نیز مجھے بلڈ پریشر کی تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر نور احمد احمدی میڈیکل آفیسر شفاخانہ چک ۳۰۵ گ ب ضلع لائلپور

(۸) مجھے گاؤں سے خط ملا ہے کہ میرے والد چوہدری دین محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ موضع اٹھوال احمدیاں سخت بیمار ہیں۔ تمام صحابہ کرام کی خدمت میں اور درویشان قادیان کی خدمت درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت عطا کرے۔ نیز چوہدری مشتاق احمد صاحب شائق کا لڑکا کچھ دنوں بعارضہ کھانسی اور بخار بیمار رہا ہے۔ جملہ احباب کرام اور درویشان ان کے کی صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔ چوہدری محمد منیر کلرک الفضل

پتہ جات مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل احباب کے موجودہ پتہ جات نظارت ہذا کو مطلوب ہیں جو صاحب ان کے موجودہ پتہ جات سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو بھی مطلع فرمائیں یا اگر یہ احباب خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے موجودہ پتہ جات سے اطلاع دیں

(۱) صلاح الدین صاحب ولد حاجی کریم بخش صاحب قوم راجپوت موضع دیولی تحصیل و ضلع سیالکوٹ

(۲) حافظ عطاء الحق صاحب پسر منشی عبد الحق صاحب کاتب محلہ دار العلوم قادیان

(۳) بشیر احمد صاحب ولد نواب الدین صاحب بجواڑہ ضلع ہوشیارپور

(۴) عبد الرحمٰن صاحب ولد ڈاکٹر فیاض الدین خان صاحب قوم پٹھان ساکن بھاگلپور

(نظارت بیت المال)

یوم التبلیغ یکم اکتوبر بروز اتوار ہو گا

اس سال کے دوسرے یوم التبلیغ کے لئے یکم اکتوبر بروز اتوار مقرر کیا گیا ہے لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ جملہ جماعت ہائے پاکستان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس دن اپنے حلقہ جات میں "یوم التبلیغ" منائیں اور صبح سے شام تک پیغام حق پہونچانے کا فریضہ ادا کر کے بہتوں کی ہدایت کا موجب ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ اور جلد سے جلد سعید روحوں کو حق قبول کرنے کی توفیق دے۔ تا اسلام جملہ ادیان پر جلد تر غالب آئے آمین۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی استعداد کے مطابق سارا دن تبلیغ حق میں صرف کرے اور پوری تندہی عزم اور خلوص کے ساتھ اپنے ہمسایہ احباب سے "احمدیت" پر غور و خوض کر کے حق کے قبول کرنے کی دردمندانہ اپیل کرے۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

نوٹ:۔ یوم التبلیغ منا کر جماعتیں اپنی رپورٹیں دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں اور صیغہ نشر و اشاعت سے اس غرض کے لئے ٹریکٹ منگوائیں۔ اگر کوئی جماعت کسی معین اعتراض یا موضوع کے متعلق ٹریکٹ شائع کرانے کی ضرورت سمجھے تو وہ فوراً مجھے مطلع کرے۔ تا ان کی ضرورت کے پیش نظر ٹریکٹ یا دو ورقہ تیار کرایا جا سکے۔ اس وقت دس مختلف عنوانوں کے ماتحت ٹریکٹ تیار ہیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

"ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کرائے" (امیر المومنین)

کیونکہ۔

(۱) "تعلیم الاسلام کالج کی غرض یہ ہے کہ لڑکوں کو دنیوی تعلیم کے ساتھ دینیات کی تعلیم بھی دی جائے۔ اور یہ تعلیم کسی اور جگہ نہیں دی جاتی" (حضرت امیر المومنین ۹ ستمبر ۱۹۴۹ء)

(۲) "ہمارے کالج کے نتائج سوائے ایک کے باقی تمام کالجوں سے زیادہ شاندار نکلے ہیں۔" (حضرت امیر المومنین ۹ ستمبر ۱۹۴۹ء)

(۳) "خالی کالج بنا دینے سے ہماری غرض پوری نہیں ہو سکتی۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ باہر سے بکثرت طلباء آئیں۔ اور تعلیم الاسلام کالج میں داخل ہو کر اپنی تعلیم مکمل کر لیں۔" (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ۹ ستمبر ۱۹۴۹ء)

احمدی احباب ڈبروگڑھ آسام میں بخیریت ہیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ نے بذریعہ تار جماعت ہائے آسام کے احباب کی خیر و عافیت دریافت کی تھی۔ اس کے جواب میں مولوی دوست محمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے اطلاع دی ہے کہ احباب محفوظ ہیں سوائے اس کے کہ بعض مکانات کو نقصان پہونچا ہے اور عارضی جھونپڑے بنا کر ان میں پناہ لی ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

درخواست دعا۔ آجکل پنجاب میں سیلاب کثرت سے آیا ہوا ہے سب احمدی احباب اور خاکسار کے عزیز و اقارب کے لئے بھی خاص طور پر احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ نیز خاکسار کی والدہ صاحبہ اور ماموں صاحب اکثر بیمار رہتے ہیں ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار نور الحق دفتر سنڈیکیٹ ربوہ

ولادت۔ میرے چچا شیخ فیض قادر صاحب کے ہاں اللہ تعالیٰ نے تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نعیم الرحمٰن نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے نومولود کی صحت اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نور الحق دفتر سنڈیکیٹ ربوہ حال رتن باغ لاہور

روزنامہ — الفضل — لاہور
۲۶ ستمبر ۱۹۵۰ء

مسلمانوں کی سوسائٹی کس کو قرار دیں گے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ "ترجمان القرآن" اشاعت عدد ۲ تا ۴ میں اسلامی فرقوں کے متعلق ایک سوال کا جواب مودودی صاحب کے فرقہ کی طرف سے دیا گیا ہے کہ:-

"اسلامی حکومت کے بارے میں کوئی اصولی بات دریافت کی جائے۔ تو وہ بیان کی جاسکتی ہے۔ مگر ہمارے دائرہ عمل سے یہ خارج ہے کہ ہم مختلف فرقوں کے بارہ میں اسلامی حکومت کے طرزِ عمل کی پیشین گوئیاں کریں ۔ ۔ ۔ ۔ یہ کوئی معقول روش نہیں ہوسکتی کہ اسلامی حکومت کے قیام کے لئے جو لوگ جدوجہد کر رہے ہوں وہ اٹھ کے بعض افراد یا بعض فرقوں کی پیشانی پر ان کے مستقبل کے بارے میں مہریں لگانا شروع کر دیں کہ ان سے کل یہ سلوک کیا جائے گا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ کل کی اسلامی حکومت کے ظہور پذیر ہونے پر کونسا فرقہ کیا پوزیشن اختیار کرے گا۔ اور حالات میں کیا کیا تبدیلیاں آچکی ہونگی۔ پھر آخر پیشگی فتوے لگانے اور قانونی فیصلے کرنے سے بجز اس کے اور کچھ حاصل ہو بھی کیا سکتا ہے کہ مختلف فرقوں میں فرقہ واریت کی حس کو اکسایا جائے اور ایک دوسرے کے لئے دلوں کے دروازے بند کر دیئے جائیں۔ یہ خوب سمجھ لیجئے کہ ہمارا موقف داعی کا ہے۔ جج اور کوتوال کا نہیں۔ ہم دلوں کے بند دروازے کھولنے اور ان پر سے فرقہ وارانہ عصبیتوں کے تالے کھولنے اٹھے ہیں نہ کہ انہیں مضبوط کرنے کے لئے" (منہ)

سائل نے شیعہ فرقہ کا نام لے کر سوال کیا تھا اس کا یہ گول مول جواب دیا گیا ہے۔ جو اصول اس جواب میں بیان کیا گیا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ کیا یہ اصول ہی درحقیقت مودودی صاحب عملاً پیش کر رہے ہیں۔ اور یا کیا وہ جماعت مسلم لیگ ہی ہے۔ جو اس قدر وسیع اصول رکھتی ہے۔ جس کا یہاں ادعا کیا گیا ہے۔

ہم نے اگرچہ پہلے مودودی صاحب کی جماعت کے متعلق پرلے درجہ کی فرقہ وارانہ جماعت ہونے کا خاص طور پر ذکر نہیں کیا۔ مگر ہم نے بعض اپنے مضامین میں اس حقیقت کی طرف نہ صرف اشارہ کیا ہے۔ بلکہ حوالے دے کر ثابت کیا ہے کہ یہ جماعت پاکستان میں اسلام کے مختلف فرقوں کے درمیان خانہ جنگی کی بنیاد رکھنے والی بن رہی ہے اور بنے گی۔ مندرجہ بالا جواب ہمارے اس دعوے کی حقیقت کو چھپانے کے لئے گول مول طرز سے دیا گیا ہے لیکن ہم ابھی ثابت کریں گے کہ اس جماعت کے ترجمانوں کا یہ دعوے واقعی بے بنیاد ہے اور پاکستان کے مسلمانوں کی آنکھ میں خاک جھونکنے کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ دراصل یہ جماعت ایک نہایت فرقہ وارانہ جماعت ہے۔ بلکہ یہ تمام فرقوں سے ایک الگ فرقہ ہے۔ اور اس فرقہ کو بڑھنے دینا پاکستان کے اس اتحاد و اتفاق کو تباہ کرنا ہے جو اتحاد و اتفاق مسلم لیگ قائد اعظم کی قیادت میں مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں پیدا کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔ اور جس کی وجہ سے مسلمان اس قابل ہوئے ہیں کہ وہ آٹھ کروڑ مسلمانوں پر مشتمل ایک خالص اسلامی ملک پاکستان معرض وجود میں لائے ہیں۔

ایک موٹی سی بات شروع میں ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ اگر یہ جماعت ایک فرقہ نہ ہوتی اور مختلف اسلامی فرقوں کے درمیان اتحاد و اتفاق اس کو منظور ہوتا۔ تو خواہ اس کے ارکان کتنے ہی صالح ہوتے۔ اور خواہ ان کے گرد کتنا ہی تقدس کا ہالہ ہوتا۔ یہ کبھی مسلمانوں کی اس متحدہ جدوجہد سے الگ نہ رہتے جو برعظیم ہند کے مسلمانوں نے کانگرس کے فریب کارانہ یک قومی نظریہ کے خلاف کی۔ جس کے لئے انہوں نے جان و مال اور ناموس تک کی قربانیاں کیں۔ اور جس جدوجہد کا نتیجہ پاکستان کے قیام میں ظہور پذیر ہوا۔

یہ ایک موٹی سی بات ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں آسکتی ہے۔ مگر یہ بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ آج پاکستان بن جانے کے بعد اس جماعت کا مسلم لیگ کے بالمقابل بطور ایک سیاسی جماعت کے کھڑا ہونا ہی ثابت کر رہا ہے۔ کہ یہ جماعت ایک خالص فرقہ وارانہ جماعت ہے۔ اور اس کا اصولی طور پر یہ دعوے کرنا کہ وہ محض داعی ہے۔ اور فرقہ وارانہ سوالات میں جانا نہیں چاہتی محض ایک فریب ہے۔ محض مسلمانوں کی آنکھوں میں خاک جھونکنا ہے۔ اگر اس جماعت کا مسلک ترجمان القرآن کے مندرجہ بالا جواب کے اس فقرہ پر کہ

"ہم دلوں کے بند دروازوں کو کھولنے اور ان پر سے فرقہ وارانہ عصبیتوں کے تالے کھولنے اٹھے ہیں نہ کہ انہیں اور مضبوط کرنے کے لئے"

ہوتا تو کم از کم جو یہ جماعت کرتی وہ یہ تھا کہ یہ مسلم لیگ کے مقابلہ میں اصولاً بطور ایک حریف سیاسی پارٹی کے کھڑی نہ ہوتی۔ کیونکہ جس بات کا دعوے ترجمان القرآن نے اپنے محولہ بالا فقرہ میں کیا ہے وہ مسلم لیگ کا اولین اصول ہے ہر ایک مسلمان اچھی طرح جانتا ہے کہ یہ مسلم لیگ کا اولین اصول ہے۔ کہ اس کے دروازے ہر مسلمان کے لئے کھلے ہیں خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ یہ مسلم لیگ ہی ہے جس نے سیاسی لحاظ سے تمام فرقہ وارانہ عصبیتوں کو مسلمانوں میں ختم کیا۔ اور اگر بعض فرقہ پرستوں نے اس کے اس عظیم اصول کی خلاف ورزی کرنا بھی چاہی تو قائد اعظم نے نہایت سختی سے اسکو دبا دیا۔

الغرض مودودی صاحب کی جماعت کا یہ رویہ کہ پاکستان بننے سے پہلے اس نے مسلم لیگ کی سخت مخالفت کی۔ اور اس کا بائیکاٹ تک کیا۔ اور پاکستان بننے کے بعد اس کی تخریب کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دینا خود اس بات کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ یہ ایک پرلے درجہ کی فرقہ وارانہ جماعت ہے جو مسلمانوں کے درمیان فرقہ واریت کا عفریت کھولنا چاہتی ہے۔ اور اس طرح اس غریب ملک پر وہ مصیبت نازل کرنا چاہتی ہے جو یورپ میں از منۂ وسطیٰ میں عیسائی فرقوں کی باہمی رقابت سے ہوئی تھی۔ اور جس نے ہر متنفس کے لئے زندگی دوبھر کر دی تھی۔

اگر یہ فرقہ وارانہ جماعت نہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ یہ مسلم لیگ کی شروع سے مخالفت کرتی آئی ہے اور اب تک کرتی چلی جاتی ہے۔ اور آئندہ اس کے خلاف انتخابات لڑنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس کا جواب شاید یہ دیا جائے گا کہ یہ جماعت مسلمانوں میں خاصکر ان کی سیاسی جدوجہد کو صالح بنانا چاہتی ہے۔ اگر یہ درست بھی ہو تو سوال ہے کہ جب مسلمانوں کی ایک ایسی سیاسی جماعت موجود ہے جو فرقہ وارانہ عصبیتوں سے بالا ہے۔ جس نے فرقہ وارانہ عصبیتوں کے تالے یہاں تک کھول دیئے ہیں کہ شیعہ اور سنی جو صدیوں سے باہم لڑتے جھگڑتے آئے تھے۔ اور جن کی باہمی آویزشوں نے اسلام کو سخت نقصان پہونچایا۔ مسلم لیگ نے ان کو ایک سٹیج پر لا کھڑا کیا ہے۔ اور ان کو ایک محاذ پر جمع کر دیا ہے تو ایک نئی سیاسی جماعت اس کے مقابلہ میں کھڑا کرنے کا کیا مطلب ہے۔ کیا ایسی جماعت کے لئے اتنا ہی کافی نہیں تھا کہ وہ مسلمانوں کو اسلام کے اصولوں پر عمل کرنے کی تلقین کرنے پر کفایت کرتی اور قیادت بازی کا کھیل خود ہی کھیلنا نہ شروع کر دیتی

حقیقت یہی ہے کہ یہ ایک پرلے درجہ کی فرقہ وارانہ جماعت ہے۔ اور ترجمان القرآن کے مندرجہ بالا اقتباس میں اصول و فروعات کا ذکر کرنا محض پردہ پوشی کے لئے ہے۔ اور ہمارے مندرجہ بالا استدلال کے ... خود اسی جواب میں ایک ٹھوس ثبوت بھی موجود ہے۔ اول "اصولی" ہی ایک نہایت مشکوک اور مبہم لفظ ہے۔ جو فرقے اس وقت پاکستان میں موجود ہیں۔ ان کے اندر بے شمار ایسے اعتقادی تفرقات موجود ہیں۔ جن کو اپنے اپنے مذاق کے مطابق اصولی سمجھا جاتا ہے۔ اور جن کی بناء پر ایک دوسرے کو کافر و مرتد خیال کرکے واجب القتل تک قرار دیا جاتا ہے یہ تفریق کا میدان اتنا وسیع ہے کہ اس کے حدود معلوم کرنا کسی ہوشیار سے ہوشیار انسان سے بھی ممکن نہیں۔ ایک کے نزدیک شاید حضرت علیؓ کا خلیفہ بلا فصل ہونا اصولی تفرقہ ہے۔ دوسرے کے نزدیک رفع یدین کا مسئلہ بھی اصولی حیثیت رکھتا ہے۔ الغرض خود اصول اور فروعات کی بحث ہی فرقہ داری کی بنیاد بن سکتی ہے پھر ترجمان القرآن اپنے اس جواب میں لکھتا ہے۔

اصولاً جو باتیں کی جاسکتی ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) اسلامی نظام حکومت میں مذہبی گروہوں کی نوعیتیں دو ہوسکتی ہیں۔ ایک وہ گروہ جو چاہے فروعی اختلافات رکھتے ہوں (اور یہ ثابت ہے کہ خلافت راشدہ میں خوارج تک کے اختلافات کے لئے گنجائش دی گئی تھی) اپنی عبادات۔ تقاریب۔ شادی بیاہ کے تعلقات اور سیاسی و معاشرتی حقوق میں مسلمانوں کی سوسائٹی سے علیحدگی نہ چاہیں۔" (منہ)

ترجمان القرآن اس کو اصولی بات کے طور پر پیش کرتا ہے۔ لیکن غور کیا جائے تو یہی تمام فرقہ وارانہ لڑائی کی جڑ ہے "مسلمانوں کی سوسائٹی" کیا چیز ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ حنفیوں کی سوسائٹی ہے یا اہلحدیث کی بریلویوں کی یا پھر شیعوں کی۔ ایک گروہ مولود شریف کی مجالس کو اصولی سمجھتا ہے۔ لیکن دوسرا اس کو شرک و کفر خیال کرتا ہے۔ ایک گروہ ماتم حسینؓ۔ تعزیہ نکالنے کو عین اصول اسلام خیال کرتا ہے۔ مگر دوسرے اس کو شرک سمجھتے ہیں۔ مودودی صاحب قیام میں ٹانگیں کھولنے یا نہ کھولنے کو فروعی اختلاف خیال کرتے ہوں گے۔ مگر ایسے بھی مولوی اور عالم ہیں کہ جن کو ہم نے خود فتوے دیتے سنا ہے۔ کہ جو ٹانگیں کھولے اس کی ٹانگیں توڑ دینا چاہئیں ٭

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ کا انوکھا طریق

(از مکرم مولوی احمد خاں صاحب نسیم مولوی فاضل)

آج کل عام طور پر تمام پنجاب کے طول و عرض میں احرار کی طرف سے تبلیغی کانفرنسیں ہو رہی ہیں۔ پنجاب کے احرار کا مقولہ ہے کہ پہلے ہم سیاسیات میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ مگر ان میں ہم پورے طور پر شکست کھا چکے ہیں۔ اب ہمارا واحد مقصد "تبلیغ اسلام" ہے۔ یہ الفاظ اتنے خوبصورت اور خوشنما تھے کہ ہر مسلمان نے اس سے یہ سمجھا کہ اب احرار دنیا میں نکل کر اسلام کی خدمت میں اپنے سر دھڑ کی بازی لگا دیں گے مگر باوجود زبان سے یہ کہنے کے کہ ہم سیاسیات میں اب دخل نہیں دیں گے اور صرف تبلیغ اسلام کریں گے۔ بین السطور پڑھنے والا شخص ان کی تقاریر سننے اور ان کے مضامین پڑھنے کے بعد یہ سمجھ جاتا ہے۔ کہ محض لفظ تبلیغ کو ایک دھوکے کی ٹٹی بنا کر اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ سنہری خواب جو برسر اقتدار آنے کے لئے مدت سے دیکھ رہے ہیں دراصل یہ ساری تگ و دو اسی کو پورا کرنے کے لئے ہو رہی ہے۔ اگر ان کا مقصد تبلیغ اسلام ہوتا۔ تو ہر وہ شخص جو قرآن پاک اور احادیث نبوی کا مطالعہ کرنے والا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ تبلیغ اسلام کے لئے زبان از حد شستہ اور گفتگو پاکیزہ اور تحریریں خوبصورت ہونی چاہئیں۔ مگر جب بھی ان کی تقاریر سننے کا موقعہ ملا یا ان کے آرگن آزاد کا مطالعہ کرنے کا موقعہ ہاتھ آیا اس میں سوائے احمدیوں کو سب و شتم۔ گالی گلوچ دینے کے کچھ نہ دیکھا نہ سنا۔ اور وہ بھی ایسے بھونڈے طریقہ کے ساتھ کہ کوئی شریف آدمی ان کی باتوں کو سننا پسند نہیں کرتا۔ یہ سارا طریقہ جو انہوں نے اختیار کیا ہے یہ ان کا سوچا سمجھا ہوا پروگرام نہیں ہے بلکہ وہ پروگرام ہے جو ان کو ان کے خداوندانِ نعمت کی طرف سے پیش کیا گیا ہے اور یہ لوگ اس کو بجا لا کر اسباب کے منتظر بیٹھے ہیں کہ کب کوئی چیک ہماری خدمات کے صلے میں ہم کو ملتا ہے۔ بھلا جنہوں نے خانۂ خدا کا سودا کرنے میں ذرا باک محسوس نہیں کی تھی۔ جنہوں نے مسلمانوں کے جان و مال و عزت کا سودا کشمیر کے حکمران کے ساتھ کرنے میں ذرا بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی تھی۔ اس وقت پاکستان میں تخریبی کارروائی کرنے اور انارکی پیدا کرنے کی کیوں پرواہ کریں گے وہ شخص جو اپنے اندر اپنے ملک کی خیر خواہی کا جذبہ رکھتا ہے۔ وہ ان کی چال کو خوب جانتا ہے کہ یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے کیا ان کی نیت نیک ہے۔ اور کیا یہ لوگ تبلیغ اسلام کے لئے بیرونی ممالک میں مشن کھولنے والے ہیں۔ ہم تو تقریباً ایک سال سے ان کی حرکات کا بغور مطالعہ کر رہے ہیں مگر ہمیں تو ان کا تبلیغی پروگرام نظر نہیں آیا۔ ہم نے تو صرف یہی دیکھا ہے کہ ہر جگہ جو ان کی تبلیغی کانفرنس ہوتی ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ کے بزرگ ترین ہستیوں پر زبان طعن دراز کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا یا تخریب پاکستان کے لئے کچھ چالیں چلی جاتی ہیں۔ اور ان کے علماء کہلانے والے اس قدر جھوٹ اور افتراء پردازی سے کام لیتے ہیں۔ کہ ہمیں تو ان کے لیکچر اور مضامین ایک جھوٹ کا انبار ہی نظر آتے ہیں۔ بھلا ان سے کوئی پوچھے کہ تبلیغ کے لئے وہی زبان اختیار کرنی چاہیئے جو ان کے لیکچرار اختیار کر رہے ہیں۔ کیا بھلا عبارتوں کو کتر و بیونت کرکے پیش کر دینا تبلیغ اسلام ہے۔ کیا جھوٹے حوالہ جات پیش کرکے لوگوں میں ہیجان پیدا کر دینے سے تبلیغ اسلام کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔

چند دن کی بات ہے کہ میں ایک سفر پر جا رہا تھا راستے میں گاڑی میں چند دوستوں سے ملاقات ہو گئی جو خوش قسمتی سے پڑھے لکھے تھے۔ جو مذہبی لحاظ سے ہماری جماعت کے سخت مخالف تھے۔ مگر چونکہ پڑھے لکھے تھے۔ اس واسطے متعصب اور ضدی نہیں تھے۔ اثناء مذہبی گفتگو کے دوران میں احرار کی کانفرنسوں کا بھی ذکر آ گیا۔ اس پر میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر آپ نیک نیتی سے یہ سمجھتے ہیں کہ احمدی غلط راستہ پر ہیں اور بہت ان میں سے غلطی خوردہ ہیں۔ ان کو تبلیغ کرنی چاہیئے اور ان کو سمجھا سمجھا کر واپس صحیح راستہ پر لے آنا چاہیئے۔ تو آپ فرمائیں اس کا یہی طریق ہے جو آجکل ہمارے احراری دوست اختیار کر رہے ہیں۔ کیا یہ طریق قرآن پاک کی تعلیم کے مطابق ہے۔ انہوں نے یک زبان ہو کر کہا کہ بالکل نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کے لئے تو بہت نرمی سے گفتگو ہونی چاہیئے اور دلائل نہایت نرم الفاظ میں پیش ہونے چاہیئے اور اس کا فیصلہ ہنگامہ بپا کرنے کی بجائے پیار و محبت اور صلح و آشتی سے ایک جگہ بیٹھ کر کرنا چاہیئے میں نے ان کے سامنے وہ چند حوالہ جات پیش کئے جو آجکل احرار اپنی کانفرنسوں میں غلط طور پر کتر و بیونت کرکے پیش کرتے ہیں۔ تو وہ حیران ہو گئے اور انہوں نے سخت تعجب کا اظہار کیا۔ کہ ایسے حوالہ جات جو بالکل واضح ہیں ہیں۔ ان کو ایسے غلط طریق پر پیش کرکے عام پبلک کو تو بے شک دھوکہ دیا جا سکتا ہے مگر پڑھے لکھے لوگوں کو جو کتابوں کا مطالعہ کر سکتے ہیں کس طرح دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں جو آپ کی جماعت کے خلاف سب سے بڑا رنج تھا وہ یہ تھا کہ آپ کے مرزا صاحب نے حضرت امام حسینؓ اور حضرت عیسٰیؑ کی ہتک کی ہے۔ جب میں نے ان کو حوالہ پڑھ کر سنایا تو وہ انگشت بدنداں ہو کر رہ گئے۔ کہ جو شخص ایسے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ بھلا کبھی وہ ان بزرگوں کی ہتک کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"خبیث ہے وہ انسان جو اپنے
نفس سے کاملوں اور راستبازوں
پر زبان دراز کرتا ہے۔ میں یقین
رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حسینؓ جیسے
یا حضرت عیسٰیؑ جیسے راستباز پر بدزبانی
کرکے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ
سکتا" (اعجاز احمدی صفحہ ۳۸)

میں نے ان کی خدمت میں یہ عرض کی۔ آپ کوئی سے دس حوالے جو آپ کے نزدیک نہایت قابل اعتراض ہوں اور جو کسی مولوی صاحب نے ہماری کتاب سے لکھے ہوں۔ اور انہوں نے ہمارے خلاف پیش کئے ہوں۔ آپ ان کو منتخب کر لیں۔ اور ہماری اصل کتابوں سے ان کا مقابلہ کریں۔ پھر آپ پر حقیقت جلد واضح ہو جائے گی کہ ان مولوی صاحبان کا مقصد تبلیغ اسلام نہیں۔ بلکہ پبلک میں جماعت احمدیہ کے خلاف ہیجان و اشتعال پھیلانا ہے۔ اور یہ اس وجہ سے کہ وہ سب سمجھتے ہیں۔ اس صورت میں پاکستان میں افراتفری پھیلائی جا سکتی ہے۔ اور حکومت پاکستان کو مصیبت میں مبتلا کیا جا سکتا ہے

جب تک قائد اعظم مرحوم زندہ رہے ان کو سر اٹھانے کی کیوں جرأت نہ ہوئی۔ اسلئے کہ وہ ان کو خوب جانتے تھے اور وہ سمجھتے تھے کہ اگر ان مولویوں کو سر اٹھانے کی اجازت دی گئی تو یہاں بھی افغانستان اور ترکی کے واقعات دہرائے جائیں گے۔

دین ملا فی سبیل اللہ فساد

مگر ان کی وفات کے بعد انہوں نے سر اٹھایا ہے اور بلند بانگ دعوے کیا ہے کہ ہم یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے۔ مگر وہ یہ سمجھیں گے کہ ان کے یہ سب دعوے الیکشن کے شروع ہوتے ہی کس طرح دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔ اور لیلائے انتخاب سے ہمکنار ہونے کے لئے کس طرح ان کی تگ و دو شروع ہو جائے گی۔ گو پبلک ان کا گرگٹ کا طرح رنگ خوب جانتی ہے اور ان کو یہ بھی یقین ہے کہ اس الیکشن میں انہیں کامیابی کی امید نہیں مگر پھر بھی کسی ایسے بلاک کے ساتھ گٹھ جوڑ کرنے کی خوب کوشش کی جا رہی ہے۔ جو آئندہ الیکشن میں کامیاب ہو اور ان کا آلہ کار بن سکے۔ لیکن یہ امید بھی ان کی انشاء اللہ پوری نہیں ہو گی اور یہ خواب بھی شرمندہ تعبیر نہ ہو گی۔ انشاء اللہ تعالٰی

اعلان انتخاب عہدیداران

تمام جماعتہائے احمدیہ پاکستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تمام ایسے تقرر عہدیداران جو کہ گذشتہ سالوں میں منظور کئے جا چکے ہیں۔ ان کی منظوری ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء کو ختم ہو چکی ہے۔ اس کے بعد نیا انتخاب ہو کر مرکز میں اطلاع آنی چاہیئے مگر باوجود کئی اعلانوں کے ابھی تک کئی جماعتوں نے نئے انتخابات کرکے اطلاع نہیں دی۔ اس اعلان کے ذریعہ پھر جماعتوں کی توجہ کو اس طرف مبذول کرایا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے عہدیداران کے انتخابات سے دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرما دیں۔

انتخابات حسب قواعد مطبوعہ اخبار الفضل ۲۶ مارچ ۱۹۵۰ء ہونے چاہئیں۔ اور انتخابات کی جو رپورٹ نظارت علیا میں بغرض منظوری روانہ کی جائے۔ اس پر ان ایسے احباب کے دستخط ہونے لازمی ہیں۔ جو اجلاس انتخاب کی کارروائی میں شریک رہے ہوں مگر کسی عہدہ کے لئے منتخب نہ ہوئے ہوں اور اسی طرح صدر اجلاس انتخاب کے دستخط ہونے بھی لازمی ہیں۔ بعض جماعتیں بغیر ان قواعد کی پابندی کے انتخابات بھجوا دیتی ہیں۔ جو کہ لازماً واپس کرنے پڑتے ہیں۔ جس سے علاوہ مصارف ڈاک کے منظوری میں بھی تاخیر واقع ہوتی ہے۔ لہذا تاکیدی طور پر تحریک کیا جاتا ہے کہ قواعد کے مطابق انتخاب بھجوا کر اپنے اور نظارت ہذا کے قیمتی وقت اور زائد مصارف کو بچائیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

درخواست دعا:۔ میرے بڑے بھائی چوہدری منظور احمد صاحب ایم بی بی ایس میجر P.A.M.C. ایک سفر میں تھے کہ ان کی کار سڑک سے اتر کر نیچے کھڈ میں گر گئی جو کہ تقریباً ۷۰ فٹ گہرا تھا۔ ان کا نوکر وفات پا گیا اور ان کو دائیں کندھے اور دائیں ٹانگ کے کمرے(؟) جوڑ کو سخت چوٹیں آئیں۔ باقی سب افراد بفضل خدا بچ گئے آپ اس وقت راولپنڈی فوجی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ بھائی صاحب موصوف کی جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما دیں۔

خاکسار۔ بشیر احمد چوہدری انجینیئر واقف زندگی الطاف سٹریٹ محمد نگر لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روایات حضرت بابا محمد حسن صاحب رضی اللہ عنہ

(۲)

(از چوہدری عبدالستار صاحب بی۔اے آنرز ایل ایل بی)

وقف زندگی

فرمایا۔ ایک روز نماز کے لئے گھر سے آتے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمانے لگے صحابہؓ نے اپنی زندگیاں خدا کی راہ میں وقف کی تھیں۔ پھر نماز شروع ہوگئی۔ میں حضور کے اشارے سمجھنے کی کوشش کرتا تھا۔ میں نے اسی روز اپنی زندگی وقف کرنے کا عہد کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تحریری اطلاع کر دیا۔

پھر میں نے حضرت مولوی سرور شاہ صاحبؓ کو کہا آپ نے کوئی اشارہ سمجھا۔ انہوں نے کہا کہ ہاں میں نے سمجھ لیا۔ میں نے عرض کیا۔ میں نے اپنے تئیں وقف کر دیا۔ آپ بھی اپنے تئیں وقف کر دیں۔ یہ اشارہ ہوتے ہی مولوی صاحب نے میری تحریک پر اپنا وقف ہونا لکھ دیا۔ میرے رقعہ پر حضور نے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے تمہاری یہ خدمت قبول فرمائے۔"

سب سے پہلے میں نے اپنی زندگی وقف کی تھی۔ دوسرے روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز کے لئے گھر سے آتے ہی یہ فرمایا۔ کہ:۔

صحابہؓ نے اپنی زندگی وقف کی تھی

اس کے بعد نماز شروع ہوگئی۔ تیسرے روز پھر آتے ہی حضور نے فرمایا مفتی صاحب۔ مفتی صاحب! (یعنی مفتی محمد صادق صاحب) اخبار میں لکھ دو صحابہ نے اپنی زندگیاں وقف کی تھیں جس شخص کا دل چاہے اپنی زندگی وقف کرے۔ جس کا دل چاہے وقف نہ کرے۔

میں نے اس وقت خدا کا بہت شکر ادا کیا کہ اس نے مجھ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشارے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ تیسرے دن بہت دوست اپنی زندگیاں وقف کرنے لگے۔

وقف جائداد اور موصی نمبر اوّل کا اعزاز

فرمایا۔ میں دفتر ریویو آف ریلیجنز۔ اردو میں دفتری کا کام کرتا تھا۔ ایک روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آدھی رات سے ایک مضمون لکھنا شروع کیا اور پریس میں کاپی نویسوں کو حکم دیا کہ باقی سب کاموں کو چھوڑ دو اور اس مضمون کو لکھو تاکہ یہ مضمون آج ہی چھپ جائے۔ یہ کتاب الوصیت تھی۔ چنانچہ یہ کتاب چھپنی شروع ہوگئی۔ اور میں نے اللہ دتا مددگار کاتب کو ساتھ لیا اور جلدی جلدی فرمے وغیرہ بنانے شروع کر دئیے۔ میر مہدی حسنؓ صاحب میرے پاس آئے اور کہا کہ جس طرح ہو سکے مجھے ایک نسخہ آج ہی تیار کر دو یہ کونسی کتاب ہے جو چھپوائی جا رہی ہے۔ میں نے میر مہدی حسنؓ صاحب سے کہا۔ پہلے شائع کرنا منع ہے۔ مگر انہوں نے کہا۔ میں صبح ہی آپ کو لا دوں گا شائع نہ کی جائے گی۔ پھر میں نے دو نسخے کتاب کے تیار کئے۔ ایک نسخہ میں رات کو خود لے گیا اور ایک میر مہدی حسن صاحب کو دیا۔ میر صاحب کا مجھے علم نہیں انہوں نے کیا کیا۔ مگر میں نے رات کو ایک دفعہ الوصیت پڑھی۔ پھر اکیلا بیٹھ کر لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون کی آیت مدنظر رکھ کر میں نے سوچا محمد حسن تم زمیندار ہو تم کو اس وقت کونسی چیز پیاری ہے میرے دل میں آیا کہ زمیندار کو نہری زمین پسند ہوتی ہے۔ چنانچہ میں نے اپنی نہری زمین وقف کرنے کا ارادہ کر لیا۔ پھر میرے دل میں آیا کہ قادیان میں تجھ کو کیا چیز پیاری ہے۔ اس وقت قادیان میں مکان نہیں ملتے تھے۔ مگر میں نے مکان خرید لیا ہوا تھا۔ پس میں نے مکان کو بھی دین کے لئے وقف کرنے کا ارادہ کر لیا۔ میں اپنی زندگی دین کے لئے پہلے ہی وقف کر چکا تھا۔ میں نے سوچا کہ اب تمہارے پاس کیا رہا۔ اس خیال سے میرا دل نہایت خوش ہوا کہ میرا سب مال خدا کا مال ہوگیا اور میں نے اپنے پاس کچھ نہیں رکھا۔ صبح ہوتے ہی میں نے ایک دوست حافظ عبدالرحیم صاحب کو بلایا کہ یہ وصیت میری طرف سے لکھ دو۔ اس نے کہا کہ محمد حسن ابھی تو بالکل حکم وغیرہ نہیں ہوا تم یہ کیا کام کرتے ہو۔ میں نے کہا میں تم سے مشورہ نہیں چاہتا۔ میں نے تم کو ثواب کی خاطر لکھنے کیلئے کہا ہے ورنہ لکھنا مجھے بھی آتا ہے۔ پھر اس نے میری وصیت لکھ دی۔ کہ:۔

میری زمین۔ میرا مکان اور میری زندگی خدا کے لئے وقف ہے۔ یہ وصیت میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھیج دی۔ اس وقت میں پہلی شرط وصیت سمجھ نہ سکا۔ مگر میرا یہ طریق تھا کہ جب کبھی کوئی عریضہ حضرت اقدس کی خدمت میں روانہ کرتا تو اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ رقم بھیج دیتا۔ اس روز بھی اس وصیت کے ساتھ ایک روپیہ حضرت اقدس کی خدمت میں بھیجا رستا گیا کہ جس وقت حضرت اقدس کی خدمت میں میری وصیت پہنچی اس وقت دفتر کے منشی کو حضور نے بلایا اور فرمایا کہ جلدی نیا رجسٹر لاؤ۔ وہ فوراً نیا رجسٹر لے گیا پھر حضرت اقدس نے میرا نام اس رجسٹر میں سب سے اول نمبر پر درج فرمایا۔ اور وہ روپیہ جو میں نے وصیت کے ساتھ بھیجا تھا پہلی شرط میں داخل کر دیا اس طرح سب سے اوّل موصی میں ہوا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس روز جلسہ کرکے میری وصیت کے الفاظ اشاروں سے بتا دئیے اور فرمایا کہ جو شخص کسی نیک کام کو پہلے کرتا ہے وہ سب کے درجے لے جاتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ لوگوں نے وصیتیں کرنا شروع کیں۔

وقف اولاد

فرمایا:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک روز جلسہ کیا اور تمام بڑے بڑے آدمی جماعت کے بلائے اور ان سے سوال کیا کہ:۔

میری جماعت کے دو بڑے آدمی مولوی عبدالکریم صاحب اور مولوی برہان الدین صاحب فوت ہوگئے۔ بتاؤ ان کی جگہ لینے کے لئے اور کون تیار ہوئے ہیں؟

لوگوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ایک مدرسہ دینیات کھولنے کی تجویز ہوئی۔ بعد میں حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ:

دینیات کی شاخ علیحدہ کھولی جائے اور اس میں لڑکے داخل کئے جائیں اور انہیں وہ علوم اس میں پڑھائے جائیں جن سے انہیں کسی ملک میں کوئی مشکل نہ پڑے۔

لوگ اپنے لڑکے وہاں داخل نہیں کرتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ شاخ دینیات پر جو لڑکے دئیے جائیں میں ان لڑکوں کو دیگر ممالک میں جرنیل کرکے روانہ کروں گا۔ میرا ایک ہی لڑکا تھا (یعنی مولوی رحمت علی مبلغ جاوا وسماٹرا) میں نے اس کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرنا چاہا۔ مگر مولوی محمد علی صاحب نے اس کو داخل کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر دوسرے روز میں نے مولوی محمد علی صاحب سے درخواست کی مگر انہوں نے میرا لڑکا شاخ دینیات میں داخل کرنے سے انکار کر دیا۔ میرا لڑکا چھوٹا تھا۔ تیسرے روز رات کو میں نے اپنے بچے رحمت علی کو کہا کہ میں بیٹا تیرے لئے کوشش تو بہت کرتا ہوں مگر وہ مدرسہ احمدیہ میں تمہیں داخل نہیں کرتے۔ میرے لڑکے رحمت علی نے صبح ہوتے ہی مجھ کو کہا کہ میاں جی مجھ کو الہام ہوا ہے فسیکفیکہم اللہ۔ یہ بات بچے کی سن کر میں حیران ہوگیا۔ کہ یہ چھوٹا بچہ ہے بمشکل ۹-۱۰ سال کا تھا اس کو الہام ہوا ہے۔ پھر میں دفتر چلا گیا اور ایک رقعہ حضرت اقدس کی خدمت میں لکھنا شروع کیا۔ چوہدری اللہ داد خاں اس وقت دفتر میگزین ریویو آف ریلیجنز۔ اردو میں ہیڈ کلرک تھے۔ انہوں نے مجھے یہ رقعہ لکھتے دیکھا تو کہا کہ مجلس معتمدین اور مولوی محمد علی صاحب کو سب اختیارات حاصل ہیں۔ شاید وہ لکھ دیں کہ رحمت علی کو کہیں داخل نہ کیا جائے۔ مگر میں نے کہا کہ یہ رقعہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں روانہ کر لینے دو۔ اس وقت ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی اور حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد جو اس وقت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ہیں۔ اس وقت بالکل چھوٹے تھے۔ وہ اچانک دفتر میں آ گئے۔ میں نے کہا میاں جی میرا ایک کام کر دو۔ یہ رقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا دو۔ وہ رقعہ انہوں نے لے لیا اور دوڑ کر چلے گئے تھوڑی دیر کے بعد پھر آ گئے۔ اور مجھ کو کہا۔ تمہارا رقعہ حضرت صاحب کو دیا تھا۔ اس پر حضرت صاحب نے جواب لکھ کر مولوی محمد علی صاحب کو دے آیا ہوں میں نے رقعہ میں لکھا تھا:۔

"آپ کو (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو) میرا تمام حال معلوم ہے۔ میں نے اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں وقف کر دیا ہوا ہے۔ میرا ایک ہی لڑکا ہے اسے بھی آج میں وقف کرتا ہوں۔ اگر حضور اس کو اپنے حکم سے شاخ دینیات (مدرسہ احمدیہ) میں داخل کردیں گے تو میں کامیاب ہوگیا۔ میں ایک کام پسند نہیں کروں گا۔ کہ میرے لڑکے کو وظیفہ دیا جائے۔ میں اپنے لڑکے کو صدقے کے مال سے پڑھانا نہیں چاہتا۔ جہاں سے میں کھاؤں گا۔ میرا لڑکا بھی وہاں سے کھائے گا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس رقعہ پر یہ لکھ کر مولوی محمد علی صاحب کو روانہ کیا۔

"میں محمد حسن پر بڑا خوش ہوں۔ اس نے مجھ کو لڑکا شاخ دینیات کیلئے دیا ہے۔ میرے حکم سے اس کو شاخ دینیات میں داخل کر دو۔ دوسری بات سے میں محمد حسن پر اور بھی خوش ہوا۔ جو شخص صدقہ کے مال سے پڑھانا چاہتا ہے وہ کامیاب نہیں ہوتا اس پر محمد حسن نے خوب سوچا ہے۔"

اگلے روز مولوی محمد علی صاحب دفتر میگزین ریویو آف ریلیجنز اردو میں آئے اور مجھے بہت ناراض ہونے لگے اور کہنے لگے کہ افسوس تم پر میرا خیال تھا کہ رحمت علی کو بی۔اے۔ ایم۔اے کرایا جائے۔ کچھ میں مدد دوں گا۔ کچھ تم اس کی پڑھائی میں امداد کرو گے۔ مگر تم نے اس کو مُلّا بنانا چاہا ہے۔ (مولوی محمد علی صاحب ... ہمارے دور نزدیک سے رشتہ دار تھے) میں نے عرض کیا کہ مولوی صاحب مُلّا لوگ بھی روٹی کھاتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا اپنے لڑکے شاخ دینیات کیلئے دو۔ میرا ایک ہی لڑکا تھا سو میں نے دیدیا۔ اس لڑکے کا اللہ حافظ ہے ــــ یہ وہی لڑکا ہے جو آجکل مولوی رحمت علی مبلغ جاوا وسماٹرا کے نام سے مشہور ہے۔ (باقی)

درخواست دعا

ہماری بھتیجی اقبال بیگم کو قریباً ایک ماہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہے دوبارہ شدت سے ٹائیفائڈ شروع ہوگیا ہے حالت تشویشناک ہے۔ احباب سلسلہ خصوصاً حضرت امیر المومنین کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ جلال الدین محمد صادق تنگلی درویش قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"حضرت حکیم ڈاکٹر محمد طفیل خاں صاحب بٹالوی رضؓ"

(از مکرم بشیر احمد صاحب دالا، لحمو محمد نگر شہر لاہور)

حضرت ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب رضؓ بٹالوی ۱۸۹۰ء میں بمقام بٹالہ پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم بٹالہ میں حاصل کی۔ آپ کے والد مرحوم انسپکٹر پولیس تھے۔ اُن کا منشاء تھا۔ کہ آپ بھی محکمہ پولیس میں ملازمت اختیار کریں۔ تاکہ وہ اپنے خاندانی حقوق کا مخلصانہ فائدہ اُٹھائیں۔ نیز آپ کی مزید بہتری کے لئے کوشاں ہوں۔ لیکن حضرت ڈاکٹر صاحب رضؓ طبعاً ملازمت پولیس سے متنفر تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنے رجحان کے مطابق از خود A L O E ہائی سکول بٹالہ میں ملازمت اختیار کی۔ آپ کی عادت تھی۔ کہ وقت کو ہرگز ضائع نہ کرتے تھے۔ چنانچہ ان دنوں جو وقت ملتا اُس سے فائدہ اُٹھا کر آپ نے پرائیویٹ طور پر منشی فاضل اور بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ اس کے علاوہ آپ طب کا مطالعہ بھی کرتے رہے۔ اور شکاگو یونیورسٹی امریکہ سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔

آپ کا قبول احمدیت

حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیر رضؓ سے آپ کے دیرینہ تعلقات تھے۔ اُنہیں کی تلقین پر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ کیا۔ اور سلسلہ حقہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے بعض کام نہایت عجیب ہوتے ہیں۔ ----------- جو ازل سے ایک خاص سعادت تھی۔ جو حضرت ڈاکٹر صاحب کے لئے مقدر تھی۔ شہر بٹالہ قادیان سے صرف گیارہ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ اُس میں ہزاروں نفوس کی آبادی چلی آرہی ہے۔ سب سے اول یہاں کے باشندوں نے ہی بوجہ قرب مکانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پر اطلاع پائی۔ دعویٰ بھی نہایت اہم۔ کہ مسلمانوں کو جس موعود کی انتظار تھی۔ وہ حضور ہی ہیں۔ اُن میں سے ہر فرد جس کو تقویٰ کا ایک ذرہ بھی نصیب ہو۔ بآسانی صرف چند گھنٹہ میں خود قادیان پہنچ کر حضور کے حالات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا تھا۔ اور دعویٰ کی صداقت کو پرکھ سکتا تھا۔ لیکن سالہا سال گذر گئے۔ اور حضور کے سینکڑوں نشانات صداقت ظاہر ہوئے۔ لیکن ایک شخص بھی اس شہر میں سے احمدی نہ ہوا۔ اگر بٹالہ کوئی ایسا شہر ہوتا جو کہ نہایت دور افتادہ ہوتا تو چنداں تعجب نہ تھا ہزارہا کی آبادی میں سے سالہا سال میں جو شخص سب سے پہلے احمدی ہوئے۔ وہ حضرت ڈاکٹر محمد طفیل صاحب رضؓ تھے۔ یہ سعادت اولیت اور کسی ایک فرد کے حصہ میں نہ آئی یہ سہرا آپ ہی کے سر رہا کہ آپ کو ترجیح دی گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہر بھر میں سے سب سے پہلے چُنا۔ قبولیت احمدیت کے بعد آپ قادیان پہنچے۔ اور دستی بیعت کا شرف حضرت اقدس مہدی معہود علیہ السلام کے ہاتھوں پر حاصل کیا۔ پس حضرت ڈاکٹر صاحب صحابی تھے۔ آپ کے سن بیعت کا تو ٹھیک علم نہیں۔ لیکن آپ نے وصال مسیح موعودؑ سے دو یا تین سال قبل بیعت کر لی تھی۔

بٹالہ میں آپ کے ہاتھوں جماعت احمدیہ کا قیام

خود بیعت کرنے کے بعد آپ نے اپنے رشتہ داروں میں والہانہ تبلیغ شروع کر دی۔ نیز سہام اللیل اور تبلیغی جد و جہد سے اس سنگلاخ شہر میں ایک مختصر سی جماعت قائم کی۔ آپ ایک رئیس خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے موروثی املاک و جائداد بٹالہ میں تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ ایک وسیع بلڈنگ کے بھی مالک تھے۔ اس لئے احمدی مہمانوں کو آپ کے مکان میں ٹھہرنے کی بہت سہولت تھی ان دنوں سے بٹالہ سے قادیان کو ریلوے ٹرین کا سلسلہ نہ تھا۔ اس لئے بہت سے احمدیوں کو دوران سفر میں بٹالہ میں ٹھہرنا پڑتا تھا۔ اکثر اکابر سلسلہ عالیہ احمدیہ بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کا گذر ان دنوں جب کبھی بٹالہ سے ہوتا۔ تو حضور ازراہ کرم حضرت ڈاکٹر صاحب کے ہاں قدم رنجہ فرماتے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ حضور رات بھی یہیں اقامت پذیر ہوتے۔

ہجرت قادیان کے لئے اشتیاق!

گو بٹالہ میں آپ کے موروثی املاک و جائداد تھے۔ علاوہ ملازمت زیادہ رشتہ دار بھی بٹالہ میں تھے لیکن ایک عیسائی سکول کی ملازمت سے آپ کی نیک طبیعت متنفر ہونے لگی۔ نیز اشتیاق قرب دیار حبیب نے آپ کو مضطر کر دیا۔ چنانچہ عیسائی سکول کی ملازمت سے استعفیٰ دے کر آپ قادیان آگئے۔ اور مستقل ہجرت اختیار کر لی۔

بعد ہجرت نیک آرزوؤں کا عملاً ایفا

قادیان میں آکر آپ مدرسہ احمدیہ میں مدرس ہو گئے۔ جن نیک ارادوں سے آپ نے ہجرت کی تھی۔ عملاً اُن کو آپ نے زندگی بھر پورا بھی کر کے دکھایا۔ آپ کی صحت اچھی تھی۔ اور آپ نہایت ہی جانفشانی سے قادیان میں ہمیشہ خدمت خلق اور خدمت دین میں لگے رہے۔ یہاں تک کہ دن رات آپ نے سخت محنت سے کام لیا۔ آپ کو ہمیشہ ہی کسی نہ کسی کام میں منہمک پایا گیا اور تھکے ہوئے نہ دیکھا گیا۔ آپ گھر میں فرمایا کرتے تھے کہ ہمارا اصل کام تو آگے جانا ہے۔ ہمیں جو کچھ کام کرنا چاہیئے۔ اسی مقصد کے لئے کرنا چاہیئے۔ آپ کی زندگی کا منتہا خلق خدمت اور خدمت دین تھا۔ آپ وقت کی قدر نہایت ہی پہچانتے اور ایک لمحہ بھی ہرگز نہ ضائع ہونے دیتے تھے آپ میں دکھاوا نہ تھا۔ آپ بے ریا نہایت ہی اخلاص سے سلسلہ کے سارے کام سرانجام دیتے تھے۔ بلا فیس اور بغیر کسی قسم کے معاوضہ کے آپ مریضوں کو دیکھنے تشریف لے جاتے اور انہیں نسخہ لکھ دیتے۔ اگر ممکن ہوتا تو ادویہ سے بھی امداد کرتے۔ بحیثیت جنرل پریذیڈنٹ لوکل کمیٹی قادیان دن رات لوگوں کی خدمت کو اپنا فرض اولین سمجھا۔ کئی بار آپ نے بحیثیت قاضی بھی کام کیا۔ زائد از پندرہ سال آپ نے مسجد نور میں امامت کے فرائض ادا کئے۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں اندرون شہر کا تقریباً سارا انتظام بطور ناظم ہمیشہ آپ کے سپرد کیا گیا۔ بعض دیگر اہم کام بھی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد سے آپ کو سونپے جاتے جنہیں آپ محنت سے بجا لاتے۔ مجلس مشاورت کے موقعہ پر کھانے کا کام آپ کے زیر انتظام ہوتا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے آخری نکاح کے موقعہ پر دعوت ولیمہ کا سارا انتظام آپ ہی کے سپرد تھا بلکہ دعوت ولیمہ کے لئے جو کارڈ چھپوائے گئے۔ ان میں آپ ہی داعی تھے اور آپ کے نام سے وہ کارڈ جاری ہوئے۔ چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی الیکشن پٹیشن ELECTION PETITION کا سارا کام آپ کے سپرد تھا۔ ان دنوں اس سلسلہ میں آپ لاہور میں تشریف لائے اور آپ کو غیر معمولی محنت سے دوچار ہونا پڑا۔ جس کی وجہ سے آپ کی صحت ہمیشہ کے لئے خراب ہو گئی۔ غرضیکہ جس اخلاص سے آپ نے ہجرت اختیار کی تھی۔ اُسے اللہ تعالیٰ نے قبول کر لیا تھا۔ جس کی ظاہری علامت یہ تھی کہ آپ کو دن بدن اور زیادہ کاموں کی توفیق ملتا تھا۔ آپ ان کاموں سے کبھی نہ اُکتائے اور نہ تھکے دنیا کو دار العمل سمجھا جائے آرام نہ بنایا۔

سلسلہ کے لئے آپکی غیرت وحمیت

جن دنوں تحریک خلافت ترکی زوروں پر تھی۔ ایک دفعہ اسٹیشن منڈی بٹالہ متصل قلعہ والا پرائمری سکول میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا لیکچر تھا اگرچہ موضوع تقریر محض سیاسی تھا۔ لیکن حسب عادت شاہ صاحب نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شان میں ناز یبا الفاظ کہے جن سے ہزاروں کا مجمع تھا۔ اور احمدیوں کے خلاف جلسہ میں اشتعال انگیزی بلاوجہ کی جارہی تھی۔ چند احمدی بھی یہاں تقریر سن رہے تھے۔ جن میں حضرت ڈاکٹر صاحب بھی تھے۔ آپ نے جب دیکھا۔ کہ شاہ صاحب خواہ مخواہ بہتان طرازی سے کام لے رہے ہیں۔ تو ہزاروں کے بھرے مخالف مجمع میں آپ نے نہایت ہی جرأت سے شاہ صاحب کو للکار کر کہا۔ کہ اپنی زبان بند کرو۔ ایک آدھ منٹ کے لئے مجمع پر سناٹا چھا گیا اس پر بعض مفسدوں نے روشنی کے گیسوں پر کپڑے ڈال کر اندھیرا کر دیا۔ تاکہ تاریکی کے پردے میں ان چند احمدیوں کو زدو کوب کیا جائے جو کہ وہاں کھڑے تھے۔ اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔ جہاں تک میرا علم ہے۔ احمدیوں کو اس موقع پر کوئی شدید قسم کی چوٹ نہ آئی تھی۔ بعض مخالف حضرت ڈاکٹر صاحب کی اس جرأت پر حیران تھے۔

بٹالہ میں صداقت احمدیت کا ایک نشان

آپ بٹالہ کی ملازمت کے زمانہ میں سکول میں کھلے بندوں تبلیغ کرتے تھے۔ گو سکول کا ہیڈ ماسٹر بی۔ ایم سرکار نامی ایک سخت طبیعت کٹر عیسائی تھا۔ اور آپ کی تبلیغی سرگرمی سے واقف بھی تھا تاہم آپ کے ذاتی اوصاف کی وجہ سے آپ کی بہت عزت کرتا تھا۔ ہندو مسلمان طلباء کی کلاس میں آپ کوئی نہ کوئی تبلیغی بات کرتے رہتے اسی سکول میں ایک عربی ٹیچر غلام غوث نامی ساکن لکا ٹھڑا۔ ٹھٹھیاری دروازہ بٹالہ آپ سے اکثر مباحثہ میں لگا رہتا۔ ایک دن اُس نے کھلے الفاظ میں حضرت ڈاکٹر صاحب کو کہا کہ آپ باطل پر ہیں تو آپ ہلاک ہوں گے۔ اور اگر میں باطل پر ہوں گا تو میں ہلاک ہوں گا۔ حضرت ڈاکٹر صاحب نے فرمایا۔ ایسا ہی ہوگا۔ اس گستاخی کی پاداش میں مولوی غلام غوث مذکور کو گرفت ہوئی۔ اچانک وہ بیمار ہوا۔ اُس کے دل پر دہشت احمدیت طاری تھی۔ اُس نے خود محسوس کیا۔ کہ میں نے اپنے کئے کی سزا پائی۔ بالآخر اُس کو ہذیان ہوا۔ جو بھی اُس کی عیادت کو آتا وہ اُسے کہتا۔ آپ ماسٹر محمد طفیل صاحب میری خطا معاف کریں۔ میں نے غلطی کی۔ اسی حالت میں جلد ہی ملک الموت نے اُسے دبوچ لیا۔ اسی طرح وہ اپنی موت سے احمدیت کی صداقت کا نشان بنا۔

ذکر الٰہی پر مداومت

عمر بسر میں حضرت ڈاکٹر صاحب نے اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو بڑھایا۔ مسنونہ ادعیۃ الاحادیث و اذکار و ادعیۃ المسیح الموعودؑ کے آپ ہمیشہ پابند رہے۔ جاگتے وقت سوتے وقت اُٹھتے بیٹھتے۔ کام کرتے۔ بازار جاتے اور کھانا کھاتے وقت وغیرہ آپ ان دعاؤں کو بالالتزام پڑھا کرتے تھے۔ آپ نے کبھی کھانا نہیں کھایا۔ کہ اُس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہ کیا ہو۔ مرض الموت میں بھی جو کھانا کھایا اُس پر شکر الٰہی کیا۔ اس طریق کو آپ نے تادم ہوش نباہا۔ جس قدر ممکن ہوتا۔ رات کا حصہ آپ عبادت میں گذارتے تھے۔

آپ کے بعض دیگر حالات

آپ موصی تھے۔ تحریک جدید کے دونوں دفتروں میں آپ کا نام تھا۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور حضرت مولوی شیر علی صاحب کے آپ کے ساتھ بہت تعلقات تھے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب تو آپ کے مریض ہونے کی وجہ سے آپ کا بہت ہی احترام کرتے اور اکثر آپ کے ہاں تشریف لاتے رہتے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب السلام وعلیکم کہنے میں پیش قدمی فرمایا کرتے آپ کے ہاں جو بھی آتا طالب علم ہو یا مریض اس کے احترام کے لئے کھڑے ہو جاتے

آپکی اولاد

آپ نے چار بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ آپ بعارضہ ٹائیفائڈ بعمر ۷۰ سال ۲۰ اگست ۱۹۵۰ء کو لائل پور میں فوت ہوئے۔ آپ کی وصیت تھی کہ آپ کو امانتاً دفن کیا جائے اور حالات ٹھیک ہونے پر قادیان لے جایا جائے آپ ربوہ کے موصیوں کے قبرستان امانتاً دفن کئے گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے کہ یہاں سے آپ کے تبرکات کو قادیان لے جا کر بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔

مجلس مشاورت کا فیصلہ

مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نمائندگان سے عہد لیا تھا کہ دفتر بہشتی مقبرہ کو تفصیل چندہ مکمل ہر ماہ ہر موصی کے متعلق بھیجدیا کریں گے۔ مگر اس کی تعمیل نہیں ہو رہی۔ جملہ عہدیداران کی خدمت میں التماس ہے کہ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے ہر ماہ کے پہلے ہفتے ہر ادائیگی چندہ کی تفصیل کوپن نمبر مع نام و نمبر وصیت موصی کے ارسال فرمایا کریں۔ اگر عہدیداروں کی طرف سے اس کی تعمیل نہ ہوئی تو حسابات کے غلط ہونے کی ذمہ داری ان پر ہو گی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اطلاع

میرا چھوٹا بھائی عزیز حمید ایک انٹرویو کے سلسلہ میں باہر گیا تھا۔ لیکن تا حال واپس نہیں آیا اور نہ ہی اس کا کوئی پتہ ہے۔ اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھے یا کسی اور دوست کو اس کا علم ہو تو وہ اسے فوراً گھر بھیجدیں۔

(پیر محمد عالم گوسے کی ضلع گجرات)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ تعمیل نہ ہو سکیگی

درختوں کی اہمیت

درخت ہماری قومی دولت کا ایک قیمتی جزو ہیں۔!

درختوں کی روز افزوں اہمیت سے کسی شخص کو مجال انکار نہیں۔ ہم میں سے معدودے چند لوگوں کو درختوں کے ان اوصاف کا علم ہے۔ جو زمین کے مہلک امراض کے سدباب میں بروئے کار آتے ہیں۔ درخت لگانے سے نہ صرف تھوڑی پر بلکہ کھوڑ اور سیم ایسے مسائل پر بھی بخوبی کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ زمین کی بردی سے بچانے کا بہترین حل وہ آبی حل ہو دآبی پر تابو پانے میں یا درخت لگانے میں مضمر ہے۔ جن زمینوں پر کھوڑ کا ہلکا اثر ہوا ہو۔ وہاں متواتر سیم کلیہ روانی کی جائے اور ایسی زمین پر کیکر کے درخت لگائے جائیں کیونکہ کیکر کا درخت زمین سے کلر چوس لیتا ہے جو یہ سندھ میں عام طور پر یہ طریقہ رائج ہے۔ کہ جب زمین سالہا سال کی متواتر کاشتکاری اور فصلیں اگانے سے بے کار ہو جاتی ہے۔ یا ایسی زمین میں جہاں کلر نمودار ہو جاتا ہے۔ تو وہاں پانچ سے دس سال تک کیکر کے درخت لگائے جاتے ہیں۔ اس عرصہ میں نہ صرف زمین میں قوت نمو دوبارہ عود کر آنے سے کیمیاوی مادہ سے شاداب ہو جاتی ہے۔ بلکہ مذکورہ زمین میں کاشتکار کو خاصی مقدار میں جلانے کی لکڑی بھی مہیا ہو جاتی ہے۔ درخت زمین کو کیمیائی مادہ سے مالا مال کر کے اسے زرخیز بنا دیتے ہیں۔

ماہرین زراعت اس بات پر متفق الرائے ہیں کہ درخت کاری سیم کے بہترین علاجوں میں سے ہے۔ جن زمینوں میں سیم کی وجہ سے کاشتکاری ترک کر دینی پڑے۔ وہاں اس وقت تک درخت لگانے شروع رکھے جائیں۔ جب تک کہ مذکورہ زمین خشک ہو کر دوبارہ زیر کاشت میں لائی جائیں۔ پاک پنجاب کے موجودہ رقبہ میں بڑھتی ہوئی آبادی۔ درختوں کی قطع برید اور ریانی کے معقول ذرائع کی کمی کے سبب جنگلات کی دولت کی کمی ہے۔ تقسیم ملک کے بعد صورت حالی اور ابتر ہو گئی۔ جب چونتیس لاکھ بارہ ہزار چھ سو اسٹھ ایکڑ کے کل رقبہ جنگلات میں سے صرف نو لاکھ چھپن ہزار ایک سو ساٹھ ایکڑ اراضی پاک پنجاب کے حصہ میں آئی۔

تقسیم ملک سے پنجاب میں درخت کاری کی مہمات کے دوران میں چودہ لاکھ کے لگ بھگ قلمیں لگائی گئی ہیں۔ اس سال کے ہفتہ درختکاری جو یکم اگست سے ۷ اگست تک منعقد ہوا محکمہ جنگلات نے ڈویژنل فارسٹ افسروں کے تعاون سے دس لاکھ قلمیں تقسیم کرنے کا انتظام کیا۔ پچھلے سال محکمہ میں انتیس لاکھ قلمیں بچانوے ہزار روپے کی مجموعی لاگت سے تقسیم کیں۔ گذشتہ سال شجر کاری کے دو دن منائے گئے تھے۔ ایک یکم اگست کو اور دوسرا ۱۲ فروری کو جب کہ علی الترتیب چودہ لاکھ اور پندرہ لاکھ کے قریب قلمیں اور شیشم توت اور دوسرے اقسام کے درخت محکمہ مذکورہ نے مقامی ایجنسیوں کے ذریعہ تقسیم کروائے تھے جنگلات اگانے کا کام سترہ لاکھ پچاس ہزار ایکڑ رقبہ پر شروع کیا گیا ہے۔ جس کے متعلق قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ پچاس لاکھ من جلانے کی لکڑی ہر سال مہیا ہوا کرے گی۔ صوبہ کے بنجر اراضیات میں جو کل اراضی کے نصف کے قریب ہے۔ درخت لگانے کی تجاویز پر پنجاب کا محکمہ جنگلات غور کر رہا ہے۔ نہروں اور سڑکوں کے کناروں پر درخت لگانے سے تقریباً ستر لاکھ پچاس ہزار ایکڑ اراضی کا جنگلات کے زیر کاشت آنے کا امکان ہے۔

موجودہ وقت میں پنجاب میں عمارتی لکڑی کی ایک سال میں کل پیداوار تیس لاکھ من ہے حالانکہ صوبے کو اپنی سالانہ ضروریات کے لئے ڈیڑھ کروڑ من کے قریب عمارتی لکڑی درکار ہے۔ اس صورت حال سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ پنجاب میں عمارتی لکڑی اور جلانے کی لکڑی کی روز افزوں قلت کو دور کرنے کے لئے ان کی پیداوار میں بیش خاطر اضافہ کیا جائے۔ حکومت تب تک شجر کاری کی مہم میں زیادہ ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ عوام اس مسئلہ کی اہمیت سے باخبر ہو کر حکومت سے تعاون نہ کریں۔

دو طاقت بخش تحفے

لبوب کبیر درجہ خاص

تمام معجونات جنسی کے علاوہ سونا چاندی زعفران عقیق یاقوت اور مرجان وغیرہ قیمتی اجزا کا مرکب ہے مقوی دل و دماغ اور دافع نسیان ہے اعصاب کو طاقت دے کر رنگ نکھارنے والا لاجواب اور نشاط انگیز تحفہ ہے

زدجام عشق

یہ گولیاں معدہ میں پہنچنے کے بعد بڑی سرعت سے خون میں جذب ہو جاتی ہیں اور اپنے لطیف اجزا پٹھوں کے مرکز اول میں تحریک پیدا کر کے کمر کے اعصاب میں بھی قوت کی لہریں دوڑا دیتے ہیں۔ موسم سرما کا خاص تحفہ ہے

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۸۹ لاہور

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۸۹ لاہور

ضروری تصحیح!

کل کے پرچہ میں طبیہ عجائب گھر کے اشتہار اولاد نرینہ کے نیچے پتہ غلط چھپ گیا ہے۔ صحیح پتہ حسب ذیل ہے۔

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۸۹ لاہور

اعلان

خاکسار کو کچھ نقدی کپڑے میں بندھی ہوئی بعد نماز عید ملی ہے۔ جس صاحب کی ہو۔ وہ نشانی بتا کر رقم حاصل کر سکتا ہے۔

(خاکسار چوہدری مولا بخش مینجر دی لاہور ہریگیلے ٹرانسپورٹ سرائے سلطان لاہور)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

کیا آپ نے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوادی ہے

اگر نہیں بھجوائی تو مہربانی فرماکر ستمبر ۱۹۵۰ء میں ختم ہونے والی قیمت اخبار بھجوادیں۔ اور وی۔ پی کا انتظار نہ کریں۔ منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے۔

(مینیجر)

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ صفحہ اوّل)

حضور نے فرمایا۔ دنیا کے حالات بتا رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ [illegible] اب کچھ کرنا چاہتا ہے۔ اس کی تقدیر ظاہر ہونے والی ہے۔ اس سے بڑھ کر بدبختی اور کیا ہوگی کہ جب خدا کی تقدیر ظاہر ہو تو ہم میں سے بعض کا کوئی حصہ نہ ہو ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ فتح و کامیابی کے بارے میں جب خدائی مقدرات پورے ہوں تو اس وقت وہ بھی اپنے فرائض بجالانے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی نگاہ میں سرخرو قرار پا سکے۔ خدائی وعدے تو بہرحال پورے ہوں گے یہ آندھیاں اٹھیں گی۔ طوفان آئیں گے۔ تلاطم برپا ہوگا۔ خدا کی مخلوق ششدر ہو کر رہ جائے گی بالآخر وہ آندھیاں چھٹیں گی۔ طوفان سکون پکڑ اور تلاطم ختم ہوگا ہر کوئی سمجھے گا کہ فتح اس کی ہوئی ہے۔ لیکن اس وقت فتح کا جھنڈا حقیقی اسلام یعنی احمدیت کے ہاتھ میں ہوگا اور ایک دنیا اس کے آگے سرنگوں ہو کر گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائے گی۔ مگر احمدیت کی اس فتح اور کامیابی سے ہمیں اس وقت ہی فائدہ پہنچ سکتا ہے کہ جب ہم اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کر کے اپنے آپ کو اس کا مستحق بنا لیں۔

اس سے قبل حضور نے اس بات کی اہمیت واضح فرمائی کہ ایک شہر کے دوستوں کو ایک ہی مقام پر جمع ہو کر جمعہ کی نماز ادا کرنی چاہیئے۔ حضور نے فرمایا۔ بعض استثنائی صورتیں ایسی ہو سکتی ہیں کہ جب ایک ہی شہر میں ایک سے زائد مقامات پر جمعہ پڑھنے کی اجازت دیدی جائے لیکن بغیر کسی معقول وجہ کے خواہ مخواہ تن آسانی کا پہلو اختیار کرنا دین کے ساتھ تمسخر کرنے کے مترادف ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ دین کو تمسخر بنانے سے بچیں اور اسلامی احکامات پر عمل پیرا ہونے میں اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر بھی ان کی روح کو زندہ اور برقرار رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ناسازیٔ طبع کے باعث منبر پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا اور خطبہ کے بعد دعا کرانے سے قبل ایک دوست کی درخواست پر تحریک فرمائی کہ۔ احباب ان احمدی نوجوانوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جو عید کے دن بھی سیلاب زدگان کو امداد بہم پہنچانے کے سلسلے میں ریلیف کا کام رضاکارانہ طور پر نہایت تندہی سے سرانجام دے رہے ہیں حضور نے بتایا کہ اس وقت ہمارے ۱۱۸ نوجوان آجکل سیلاب زدگان کو ہی نے ... نہیں ہر قسم کی امداد بہم پہنچانے کے کام میں حکام کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ حضور نے ایسے نازک ترین موقع پر خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کرنے کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی۔

منٹو پارک میں سیلاب کا پانی ہونے کی وجہ سے امسال جماعت احمدیہ لاہور کے احباب نے تعلیم الاسلام کالج کی گراؤنڈ میں عید الاضحیہ کی نماز ادا کی شامیانے اور لاؤڈ سپیکر وغیرہ کا انتظام خاطر خواہ تھا۔ جسے مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے سرانجام دیا۔ (سٹاف رپورٹر)

سر ڈکسن کی سفارشات شر انگیز اور خطرناک امکانات سے معمور ہیں

کراچی ۲۵ ستمبر۔ پاک دستور ساز اسمبلی کے صدر مسٹر تمیز الدین خان نے تنازعہ کشمیر کے متعلق کشمیر میں اقوام متحدہ کے نمائندہ سر ڈکسن کی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ میرے خیال میں سر ڈکسن کی سفارشات نہ صرف طفلانہ بلکہ خطرناک امکانات سے معمور ہیں۔

ایک ملاقات میں مسٹر تمیز الدین خان نے کہا کہ تنازعہ کشمیر کو سلجھانے کے لئے اب تک انجمن اقوام متحدہ نے جو ترقی کی ہے اور جس کی کوششوں کی بدولت بھارت اور پاکستان نے ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء اور ۵ جنوری ۱۹۴۹ء کی قرار دادیں منظور کیں اس پر سر ڈکسن کی سفارشات سے پانی پھر جائے گا۔

مسٹر تمیز الدین خان نے کہا کہ تمام دنیا جانتی ہے کہ بھارت اور پاکستان تنازعہ کشمیر کا اب تک کوئی منصفانہ حل تلاش نہیں کر سکے ہیں۔ سر ڈکسن کی اس تجویز میں کوئی معقولیت نظر نہیں آتی کہ گذشتہ ناکامیوں کے پیش نظر اس تنازعہ کا حل اب فریقین پر ہی چھوڑ دینا چاہیئے۔ ان کی سفارشات سے مترشح ہوتا ہے کہ وہ عملی شعور و ادراک سے بے بہرہ تھے۔

زلزلے کا آنکھوں دیکھا حال

روم ۲۵ ستمبر۔ جنوبی شیلانگ کے کیتھولک بشپ ریورنڈ ر اسٹیفن فرینڈو کا ایک خط موصول ہوا ہے جس میں ۱۵ اگست کے زلزلہ کا آنکھوں دیکھا حال درج ہے۔ خط میں بتایا گیا ہے کہ ہمالیہ کے دامن میں تبت۔ چین اور برما کے درمیان اس زلزلہ نے زمین کی شکل بدل دی۔

زلزلہ کے مرکز میں وہ علاقہ بھی شامل تھا۔ جہاں شیلانگ کا گرجا واقع ہے۔ خط میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اب تک نہیں معلوم ہو سکا کہ ان پہاڑیوں اور وادیوں کی آبادی کتنی گم ہوگی

اکثر مقامات پر چاول کی فصل برباد ہو گئی۔ ہے اور اب قحط کے آثار شروع ہو گئے ہیں۔

(دا سٹار)

پنجاب میں سیلاب کی صورتِ حال بتدریج سدھرتی جا رہی ہے

لاہور۔ ۲۵ ستمبر۔ پنجاب میں سیلاب کی صورت حال کے متعلق جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ راوی اور چناب کا پانی برابر اترتا جا رہا ہے اور عام حالت سدھرتی جا رہی ہے متاثرہ علاقوں میں حکومت، فوج اور رضاکار اداروں کی امدادی سرگرمیاں پوری مستعدی اور انہماک سے جاری ہیں۔ تاہم بہت سے ایسے علاقے ہیں۔ جہاں ابھی تک پانی نہیں اترا ہے اور صورت حال بدستور تشویشناک ہے اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ضلع سیالکوٹ میں سیلاب سے جان و مال کا سب سے زیادہ نقصان ہوا ہے اور شہر اور نواحی دیہات کے تین ہزار سیلاب زدگان ابھی شہر کے مختلف حصوں میں پناہ گزین ہیں۔

بہاولپور اور سمہ سٹہ کے قریب دریائے ستلج کا پانی بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ جس سے بہاولپور کے ڈپٹی کمشنر اور محکمہ آبپاشی کے حکام نے مقامی بندوں کا معائنہ کرنے کے بعد یہ اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ پانی ۱۹۲۲ء اور ۱۹۲۷ء کی بلند ترین سطح سے بھی اوپر نکل جائے گا۔ پنجند کے ہیڈ ورکس پر بھی پولیس اور فوج کے دستے اور مزدور متعین کر دیئے گئے ہیں۔ جو دن رات بندوں کی نگرانی کر رہے ہیں۔ بہاولپور کی فوج کو بھی ہنگامی حالات میں ہر ممکن امداد کے لئے مستعد رہنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔

ضلع سیالکوٹ کی خبروں سے پتہ چلا ہے کہ ڈسکہ اور گوجرانوالہ سیالکوٹ اور پسرور کے درمیان سڑکوں پر سے پانی اتر گیا ہے اور انہیں مرمت کے بعد آمد و رفت کے قابل بنا لیا گیا ہے۔ شہر میں مخدوش مکانات کو منہدم کرنے کا کام بند کیا جا رہا ہے۔ پسرور میں نئے امدادی مراکز کھولے گئے ہیں اور ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ نارووال کی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے وہاں کے حکام سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں چنیوٹ کا شہر ابھی تک بیرونی دنیا سے منقطع ہے لیکن اب وہاں سیلاب سے خطرہ نہیں رہا۔ اب غذائی اجناس کی وہاں کوئی قلت نہیں ابھی تک اس علاقہ سے نقصانِ جان کی کوئی اطلاع نہیں آئی

ملتان کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ راوی اور چناب میں چڑھاؤ کی وجہ سے ضلع ملتان کے بہت سے علاقوں میں خطرہ پیدا ہو گیا ہے ایک مقام پر چناب کا پانی نہر کے پلوں پر سے گذر گیا ہے کراچی اور لاہور کے درمیان بڑی ریلوے لائن ابھی تک محفوظ ہے۔ مظفر گڑھ ابھی تک سیلاب کی زد سے محفوظ ہے۔ لیکن صورت حال خطرہ سے خالی نہیں اور مقامی حکام حتی الامکان احتیاطی تدابیر عمل میں لا رہے ہیں۔

بلوکی ہیڈ میں پانی کم و بیش اتر گیا ہے۔ لیکن اترنے سے پہلے دریا اور لوئر باری دوآب کنال کے درمیان تمام علاقوں کو زیر آب کر گیا ہے اور اس علاقہ کے تمام دیہات پانی سے گھرے ہوئے ہیں۔ ابھی تک نقصان جان کی کوئی اطلاع نہیں آئی

ہفتہ کی شام کو منٹگمری میں راوی بڑے چڑھاؤ پر تھا اور توقع ہے کہ آج اس کی سطح انتہا کو پہنچ جائیگی قصور میں سیلاب سے فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ پرانے بیاس کا پانی دیپالپور رینالہ خورد کی سڑک تک پہنچ گیا ہے اور گمان ہے کہ اسی سڑک کو پار کر جائے گا۔ ص

ضلع گورداسپور میں سلسلہ مواصلات کا قیام مشکل ہے

گورداسپور ۲۴ ستمبر۔ ضلع گورداسپور کے سیلاب زدہ علاقہ سے پانی اب برابر کم ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن ابھی مواصلات کے سلسلہ کا قیام مشکل ہے۔

پٹھان کوٹ کے ہوائی اڈہ سے ایک ڈکوٹا نے پرواز کر کے منقطع علاقوں کی آبادی میں پکی ہوئی غذا بھنا ہوا اناج، نمک اور دیا سلائیاں گرائیں۔ گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر نے بتایا کہ دریائے راوی کے کنارہ کے دیہات میں کسی سواری کے ذریعہ پہنچنا ناممکن ہے۔ صورت حال کے متعلق یہ امید ہے کہ دو تین دن میں بہتر ہو جائے گی اور حالات اعتدال پر آجائیں گے۔

سرکاری ذرائع کا کہنا ہے دریائے راوی کے سیلاب سے دو سو پچاس مقامات کو سخت نقصان پہنچا ہے جن میں سے سو تو بالکل تباہ ہو گئے۔

قوم کے نام مسٹر لیاقت علیخان کا پیغام

نتھیا گلی ۲۴ ستمبر۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علیخاں صاحب نے آج قوم کے نام حسب ذیل پیغام دیا ہے

- آج پھر عید الضحیٰ کا مبارک، مقدس اور مسرت سے بھرپور دن آیا ہے یہ ہمارے لئے مسرتیں لایا ہے اور ہمیں وہ فرائض یاد دلاتا ہے جو خدا، اسلام اور بنی نوع انسان کی جانب سے ہم پر عائد ہیں۔ یہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہم صرف احکام خداوندی کے سامنے سر جھکا کر اور قربانی دے کر ہی اپنے مقصد آخر کو حاصل کر سکتے ہیں اور ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ مقصد آخر ہے پاکستان کو آزاد اور مستحکم جمہوریت بنانا جس کی بنیاد اسلامی اصولوں پر رکھی جائے۔

م راوی کا پانی اتر جانے کے باوجود ضلع شیخوپورہ کے وسیع علاقے ابھی تک زیر آب ہیں۔ دیہات میں تقریباً تمام کچے مکانات گر گئے ہیں اور لوگ درختوں پر بیٹھے ہوئے ہیں بیشتر دیہات ابھی تک بیرونی دنیا سے منقطع ہیں اور وہاں پہنچنے کیلئے کمر کمر پانی سے گذرنا پڑتا ہے۔